© rasailojaraid.com

to adopt some safety precautions for leading a happy and a prosperous life.

One of the most vulnerable fact fetched from the history of addicted patients that families might be the cause of maintaining drug habits and to quit addiction. So, this study is to bring out the positive and building character of the families in relation to drugs and intoxication. Prevailing awareness helps families for playing their role in the battle of drug free environment and what will be the role of social workers in this perspective.

اختصاریہ

"نشہ" گزشتہ تیس برس میں اہلِ پاکستان کی زندگی کا لازمی جزو بن گیا ہے۔ گاؤں ہو یا شہر، اسکول ہو یا کالج، بچے ہوں یا بڑے، مرد ہوں یا خواتین، غیر سرکاری تنظیمیں ہوں یا سرکاری ادارے سب اس کی ہیبت ناکی سے لرزاں ہیں۔ اِس جن کو قابو میں لانے کی کی جتنی بھی کوشش کی گئیں یہ اتنا ہی پھیلتا اور بپھرتا چلا گیا۔

اگرچہ برّصغیر پاک و ہند کے رہنے والے صدیوں سے نشہ آور منشیات سے واقف ہیں لیکن ان کے لیے یہ دونوں کبھی بھی اس طرح خوف و دہشت کا سبب نہیں بنے جیسا آج ہیں۔

اِس مطالعہ کا بنیادی مقصد اس بات کی طرف توجہ دلانا ہے کہ نشہ ایک بیماری ہے۔ اِس سنگین مسئلے کے بارے میں ہمارا عمومی رویہ دُرست نہیں ہے۔ اس بیماری کو بگاڑ کے بجائے جسمانی عارضہ سمجھ کر علاج کرنے کی ضرورت ہے۔ نشہ نفسیاتی بیماری بھی نہیں ہے بلکہ نشے کی عادت کے باعث نفسیاتی اور معاشرتی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے شوگر ایک دائمی مرض ہے۔ اس کا مکمل خاتمہ ممکن نہیں لیکن علاج سے مریض نشے کے بغیر خوشی رہنا سیکھ لیتا ہے اور مرض کی بڑھتی شدت پر قابو پا سکتا ہے۔ نشے کا مریض بھی علاج کے بعد محتاط رویہ اپنا کر صحت مند اور شاندار زندگی گزار سکتا ہے۔

ایک تلخ ترین سچائی متعدد مریضوں کی ہسٹری سے سامنے آئی کہ متعدد بار خاندان ہی منشیات کی عادت کے پختہ ہونے اور ترکِ منشیات نہ کرنے کا بالواسطہ سبب بنتا ہے۔ لہٰذا اس مطالعہ کے ذریعے اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ خاندان کے مثبت اور تعمیری کردار کو اجاگر کیا جائے۔ شعور پیدا کیا جائے، تا کہ اس بیماری کو ختم کرنے میں خاندان اپنا کردار ادا کر سکیں نیز سماجی کارکن کا ممکنہ کردار اس حوالے سے کیا ہو سکتا ہے۔

تعارف

انسانی ترقی نے جہاں اسے خوشحالی بخشی ہے وہیں لاتعداد مسائل میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ نت نئے تجربات، جستجو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وعزم اور حوصلے نے انسانی زندگی کو پہلے کے مقابلے میں آسان اور خوشگوار بنا دیا ہے تو دوسری جانب انسانی آبادی میں اضافہ اور وسائل میں کمی آئی یا انہیں آبادی کی نسبت نہیں بڑھایا جاسکا۔رنگ ونسل کے فرق اور غربت نے گروہی تصادم کو جنم دیا ہے۔ان حقیقتوں سے فرار کے لیے افراد نے نشہ آور اشیاء کا استعمال شروع کر دیا۔کسی کو نوکری نہ ملنے کا غم ہے، کسی کو بُری صحبت نے نشہ کا عادی بنا ڈالا تو کوئی غم کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کا شکار ہوا ہے۔کچھ اس کا کاروبار کرتے کرتے خود ہی اس کا شکار ہو گئے۔

پاکستان میں گزشتہ چند سالوں میں نشہ کے عادی افراد کی تعداد میں تیزی سے جو اضافہ ہوا ہے اس کا شکار بچے، بوڑھے اور عورتیں بھی ہیں جس میں طبقات کا فرق بھی ختم ہو چکا ہے۔نشہ جو لمحہ بھر کے لطف کے عوض عمر بھر کا چین چھین کر انسان کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔دورِ حاضر میں ضرورت کے مطابق متعدد اقسام کی اشیاء نشے کے لیے موجود ہیں۔کونین، گانجا، چرس، صمد بونڈ، مارفین، گلو اور شراب کے ساتھ بہت سی نشہ آور ادویات بھی اس مقصد کے لیے استعمال کی جارہی ہیں جو بہت با آسانی ہر گلی، محلے میں مل جاتی ہیں۔جگہ جگہ کھلے پان کے کھوکھے جہاں با آسانی نشہ دستیاب ہوتا ہے، میڈیکل اسٹور جہاں بغیر نسخہ کے ایسی ادویات مل جاتی ہیں جو کہ نشہ میں استعمال کی جاتی ہیں۔اسی طرح یونانی دواخانے جو جنسی علاج کے نام پر افیم کی گولیاں بیچ رہے ہیں۔یہ ہی وجہ ہے کہ اب منشیات کے بجائے Drug Addiction کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے جو ہیروئن سے لے کر سگریٹ کا احاطہ کرتی ہے۔

1979 میں پاکستان میں منشیات کے عادی افراد نہ ہونے کے برابر تھے لیکن 1986 میں ساڑھے 6لاکھ سے زیادہ ہو چکی تھی۔اینٹی نارکوٹکس فورس (ANF) نے مختلف شماریاتی جائزے (2008-2011) چند چیدہ چیدہ مندرجات کچھ یوں درج کیے ہیں۔

کہ:

”بلا تخصیص مرد وعورت پاکستان میں ہیروئن کے استعمال کرنے والوں کی تعداد 50,000,000 ہے جن عمروں کا تعلق 15-45 سال تک ہے سب سے زیادہ ہیروئن اور اسکے بعد شراب کا استعمال کیا جاتا ہے جبکہ ہیروئن شہری اور دیہی علاقوں میں یکساں مقبول ہے %40 ہیروئن استعمال کرنے والے 25-35 سال کی عمر کے ہیں۔ %47 کسی نہ کسی ہنر سے واقف ہیں جبکہ %85 غیر ہنر یافتہ جبکہ %3 طالبعلم شامل ہیں %64 مختلف وجوہات کی بناء پر کسی بھی قسم کے علاج معالجے سے محروم ہیں۔“ 1

سرکاری اور غیر سرکاری سطح بہت کوششیں کی گئیں ہیں۔مثلاً 26 جون منشیات کی روک تھام کا عالمی دن ہے جسے ہمارے ملک میں نہایت اہتمام سے منایا جاتا ہے۔جس پر ایک ہی دن میں کروڑوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں اور جن کے لیے کیے جاتے ہیں، وہ کسی گندی نالی یا کوڑے کے ڈھیر پر یا کسی پرانی عمارت کی اوٹ میں یا کسی آرام دہ بستر میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے جسم میں منشیات کا زہر اتارا ہے ہوتے ہیں۔انہیں روکنے والا کوئی نہیں ہوتا۔عوام اور سرکاری اداروں کے جو اہلکار منشیات فروشوں کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں، انہیں یا توٹھکانے لگا دیا جاتا ہے یا زبان بند رکھنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ یا دولت کا لالچ دے کر راستہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔

جسمانی یا ذہنی درد و کرب میں مبتلا لوگ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ ان میں پریشانی اور تکلیف برداشت کرنے کی قوت نسبتاً کم ہو، سکون و راحت حاصل کرنے کی کوشش میں منشیات استعمال کرتے ہیں۔اکثر ایسے لوگوں کو ان کے دوست ان ادویہ سے متارف کراتے ہیں۔بعض اوقات نوجوان بھی ان بڑی عمر کے لوگوں کی نقالی کرتے ہیں جو پہلے سے ان ادویہ کے عادی ہوتے ہیں۔بعض عادی لوگ دوسروں کو ان ادویہ کی عادت ڈالنے میں مسرت محسوس کرتے ہیں۔بہت سے لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ ''میرے ساتھ یہ بات نہیں ہوسکتی ہے''۔وہ سمجھتے ہیں کہ کبھی کبھی منشیات استعمال کرنے سے ان پر مدہوشی طاری نہیں ہوگی۔اکثر ایسے لوگ اختتام ہفتہ ان سے لطف اندوز ہونے لگتے ہیں لیکن بعد میں ان کی بڑی تعداد ان ادویہ کی عادی ہو جاتی ہے۔اسی لیے منشیات کے عادی لوگوں کی عمر عموماً دیگر لوگوں سے کہیں کم ہوتی ہے اور یہ لوگ ناپختہ ذہن کے مالک ہوتے ہیں۔

جو شخص چند ہفتے باقاعدگی سے منشیات کا استعمال جاری رکھے گا ان کا عادی بن سکتا ہے۔یہاں تک کہ جانوروں میں بھی ان کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔تاہم بعض قسم کے لوگ یکساں حالتِ زندگی میں دیگر لوگوں کی نسبت جلد اور آسانی سے ہیروئن کے عادی ہو جاتے ہیں۔اس قسم کے لوگوں میں قوت برداشت کم ہوتی ہے اور دوسرے لوگوں یا چیزوں پر انحصار زیادہ ہوتا ہے۔وہ ضرورت کے غلام ہوتے ہیں۔جذباتی یا ناپختہ ذہن اور خام کردار نوجوان جلد اور آسانی سے منشیات کا شکار بن جاتے ہیں۔ان میں سے بیشتر نوجوان حال کی سوچتے ہیں۔وہ مستقبل کے نتائج کی پروہ کیے بغیر فوری ''بلندی'' کے متلاشی ہوتے ہیں۔بعض میں کردار کی ایسی خرابیاں ہوتی ہیں جو انہیں ضمیر کی ملامت کے بغیر بے راہ روی اختیار کرنے کی اجازت دیتی ہے۔اگر کوئی پختہ ذہن اور مضبوط کردار کا شخص کی بہ نسبت زیادہ آسانی کے ساتھ یہ عادت ترک کرانے کے امکانات ہوتے ہیں۔

منشی ادویہ کی کیفیت جاریت کے بجائے مجہولیت کی ہوتی ہے اور وہ عادی لوگ جو خاصے خوشحال ہوں اور انہیں خرید سکتے ہوں، مجرمانہ حرکت نہیں کریں گے لیکن چونکہ یہ عادت برقرار رکھنے کے لیے بڑی رقوم کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے عموماً منشیات کے استعمال اور مجرمانہ سرگرمیوں کے درمیان برائے راست تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔دوکانوں سے چوری، دلالی، عصمت فروشی، ہیروئن کی ناجائز فروخت اور موٹر کاروں کی چوری، وہ عام جرائم ہیں جن میں نشہ کے عادی افراد اکثر ملوث ہوتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کوئی بھی نشا آور چیز جسکا استعمال خطرناک تناسب سے کیا جائے یا بہت سے حساس لوگ اگر اسے تھوڑی مقدار میں بھی استعمال کریں تو ان کے لیے مضر ثابت ہوتی ہے۔بعض نشہ آور گولیاں وغیرہ وقتی طور پر آرام وسکون فراہم کردیتی ہیں اور یوں ہمارے معاشرے میں اس قسم کی گولیوں پر نشانِ حال لوگوں کا بہت حدتک انحصار ہے مگر عام لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ اس قسم کی گولیاں دماغ پر منفی اثرات بھی مرتب کرتی ہیں۔

۱۔ منشیات کے استعمال اور بعد میں عدم استعمال کی وجہ سے جسم کے درد، بے چینی اور تکلیف کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔

۲۔ منشیات کے استعمال کنندہ کی مالی حالت میں بگاڑ پیدا کرنے کا سبب بھی بنتی ہے۔

۳۔ اس کے استعمال سے فرد میں احساس ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے اور اپنے خاندان اور معاشرتی زندگی سے کٹ کے رہ جاتا ہے۔

۴۔ منشیات کا استعمال ایک مزدور کے ذریعے پیداوار اور ایک طالب علم کے ذریعہ معاشرے کے مستقبل کو تاریک کرنے کے درپے ہے۔

۵۔ یہ تندرستی کی عظیم دشمن ہے۔یہ پھیپھڑوں، نظام ہضم، پیٹ وجگر کو سخت نقصان پہنچاتی ہے۔

۶۔ یہ معاشرے میں بگاڑ، بے روزگاری اور معاشرتی معاملات سے عدم توجہی کا پیش خیمہ بنتی ہے۔

۷۔ منشیات کے استعمال سے فرد مالی وجسمانی نقصانات کے ساتھ نفصیاتی الجھنوں کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔ایسے افراد گھر میں توڑ پھوڑ مار پیٹ عام کرتے ہیں۔

---

1) National Drug Abuse Assesment study Pakistan 2008 to 2011, a review done by Anti Narcotics Force: http://enwikipedia.org/wiki/antinarcoticsforce (accessed on 02/05/2013)

۸۔ انا جو فرد میں ماحول کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے کا بڑی حد تک سبب بنتی ہے۔ایسے افراد میں انا کا جزو ختم ہو جاتا ہے اور وہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے میں عار محسوس نہیں کرتا۔اور گھناؤنے فعل انجام دینے سے نہیں چوکتے۔مختلف اخبارات کی رپورٹس سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ دہشت گردان افراد کو با آسانی اپنی سرگرمیوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

منشیات کا طریقہ استعمال:

گزشتہ چند سال میں پاکستان کی منشیات کے استعمال سے متعلق چند نئے رجحانات اور مسائل پیش آئے ہیں:

۱۔ منشیات جو پہلے چند خاص طبقوں میں استعمال کی جاتی تھیں اب پورے معاشرے میں عام ہوگئیں ہیں۔مثال کے طور پر وہ منشیات جواب تک نچلے سماجی اور معاشی طبقوں تک موجود تھیں۔اب طبقاتی امتیاز کی حدود اور عمر کی تخصیصکو توڑ کر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

درمیانے اور اونچے طبقے کے نوجوان اور نوجوانوں پر نظر انداز ہو رہی ہیں۔ ہائی اسکول کے طلباء سگریٹوں میں چرس پیتے ہیں اور شراب نوشی بھی کرتے ہیں۔ بعض کالج اور یونیورسٹی کے طلباء میں بھی ہیروئن کا استعمال کسی سے مخفی نہیں ہے۔

۲۔ نوجوانوں اور بالخصوص طالبِ علموں میں منشیات کا استعمال روائتی اقدار کی بے قدری کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے۔

۳۔ روائتی طور پر افیون اور چرس کے عادی افراد اب ہیروئن کی استعمال کرتے ہیں اور اگر ہیروئن نایاب ہو تو دوسری نشا آور اشیاء کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔

۴۔ جب کہ چرس اور افیون کے مختلف طریقہ استعمال اجتماعی عمل کی شکل میں تھے۔ ہیروئن کا استعمال اکثر ایک انفرادی فعل ہوتا ہے۔

۵۔ نچلے سماجی معاشی طبقوں کے لوگ اکثر نشہ کے اڈوں پر جاتے ہیں جہاں پنی سے لے کر موم بتی تک ہر چیز تیار مل جاتی ہے اونچے طبقے کے لوگ عام طور پر اپنے گھر پر یا دوستوں کے ساتھ نشہ کرتے ہیں۔

۶۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ افراد کسی ایک یا مختلف نشوں کو ملا کر انجکشن کے ذریعے اجتماعی طور پر استعمال کرتے ہیں جو کہ HIV/AIDs اور طرح طرح کی جنسی بیماریوں نیز Hepatitus A,B,C,D وغیرہ پھیلانے کا سبب بھی بن رہا ہے۔

علاج معالجہ:

پاکستان میں منشیات سے بچاؤ، علاج اور بحالی کے ذرائع بہت محدود ہیں تا حال کوئی تحفظاتی پروگرام نہیں شروع کیا گیا ہے۔ ابلاغ عامہ جو اطلاعت عوام کو فراہم کرتے ہیں وہ عموماً تعلیمی اور تعمیری نہیں ہوتی۔ اس وقت گزشتہ نشہ کے عادی افراد کو جو واحد سہولت میسر ہے وہ جسمانی اور اور نفسیاتی انحصار (Detoxification) کے عمل پر مشتمل ہے۔ اکثر عادی افراد کا اعلاج دو تین ہفتہ کے اندر کیا جا سکتا ہے لیکن ہسپتال چھوڑنے کے بعد عادت کو واپسی سے روکنے پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ اس کا احساس ہر ایک کو ہے کہ عادی افراد کے اپنے ذاتی اور نفسیاتی مسائل ہوتے ہیں لیکن موجودہ سہولتوں میں اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں محض علاج سے خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہو سکتے۔

زیادہ تر وسائل مریضوں کی جسمانی اور نفسیاتی علاج پر صرف کیئے جاتے ہیں لیکن ہر وہ شخص جس نے عادی افراد کے ساتھ کام کیا ہو وہ جانتا ہے یہ طریقہ کار درست نہیں۔ اور صاف ظاہر ہے کہ معالجہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک فرد کے ساتھ معاشرہ کے طرز عمل اور خاندان کے کردار کی اہمیت کو سمجھا جائے اور اس میں تبدیلی لائی جائے۔ ایسا لگتا ہے کہ اب تک نشہ کی عادت کو ایک انفرادی فعل سے زیادہ حیثیت نہیں دی گئی۔ نشہ کے عادی افراد کی بحالی کے وسائل بہت محدود ہیں اور جو ہیں وہ عام طریقے سے بہت غیر موثر ثابت ہوئے ہیں۔ کچھ ہسپتالوں میں پیشہ ورانہ مراکز قائم کیے گئے ہیں تا کہ عادی افراد کو کام کاج کے ہنر سکھائے جا سکیں۔ لیکن ایک واضح اور جامع حکمت عملی وضع کیئے بغیر کامیابی ممکن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں۔

سماجی کارکن کا کردار:

پاکستان میں نشے کی عادت کو پھیلنے سے روکنے کے لیے ایک کامیاب معاشرتی پروگرام کی ضرورت ہے جس میں بہت سے اشخاص اور مختلف سرگرمیوں کا ہاتھ ہو۔ رسمی اور غیر رسمی قائدین کو افراد کی اقدار اور رجحانات میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے تاکہ نشے سے بچاؤ میں ان کی معاونت حاصل کی جاسکے۔ خاندانوں کو نشے کے خطرات کی طرف توجہ دلانی چاہیے تاکہ وہ بچوں کو اس لعنت سے محفوظ رکھ سکیں اور جو استعمال کر رہے ہیں انہیں علاج پر مجبور کر سکیں۔ خود عادی افراد کو اس بات کی ترغیب دینی چاہیے کہ وہ اپنا علاج کرائیں اور معاشرے میں اس حالت کے پھیلاؤ کے سلسلہ میں دوسروں کا ہاتھ بٹائیں۔

ان مقاصد کے حصول کے لیے سماجی کارکن پر چار کارہائے منصبی عائد ہوتے ہیں:

۱۔ معاشرے معاشرے کے قائدین کے اتحاد کا قیام تاکہ نشے کی لعنت کے خلاف جدوجہد کی جاسکے۔

۲۔ انہیں ایک پر مقصد اور عملی پروگرام کی ترتیب میں مدد دینا۔

۳۔ انہیں ان مقاصد کے حصول کے سلسلے میں ضروری اطلاعات اور فنی امداد فراہم کرنا۔

۴۔ معاشرے کے اندر کام کرکے عادی افراد کو معالجہ کی رغبت دینا اور معالجاتی ٹیم سے مطالبہ کرنا کہ وہ اپنی ٹیم تمام تر توجہ ان پر صرف کرے۔

سماجی کارکن بحیثیت معاشرتی تنظیم کار:

سماجی کارکن کی پہلی ذمہ داری معاشرتی قائدین کی ایک جماعت کا قیام ہے جو نشے کے خلاف جنگ میں ایک تحریک کی ابتدا کر سکیں اور اسے آگے بڑھا سکیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے سماجی کارکن کو معاشرے کے بارے میں اپنی واقفیت بڑھا کر قائدین کا تعین کرنا چاہیے جو اس سنجیدہ مسلے کے حل میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ سماجی کارکن کا سب سے اہم فریضہ خود معاشرے میں داخل ہو کر لوگوں سے ملنا اور گفتگو کرنا ہے کیونکہ صرف اسی طریقہ سے کارکن کو اس بات کا علم ہو سکتا ہے کہ معاشرے کی تنظیم کیا ہے اس کے قائدین کون ہیں اور کن افراد کا امدادی گروہ بنایا جاسکتا ہے۔

صحیح سماجی تنظیم کے لیے کارکن کا مندرجہ ذیل صلاحیتیں رکھنا ضروری ہے:

۱۔ مختلف لوگوں سے ملنے اور گفتگو کرنے کی اہلیت۔

۲۔ سماجی ڈھانچہ کا ادراک اور ان کے اقتدار اور رجحانات کو سمجھنے کی سلاحیت۔

۳۔ مستقبل کے لیڈروں کی نشاندہی کرنے اور معاشرتی ''اتحاد'' کے قیام کے سلسلے میں ان کی ہمت افزائی کرنے کی اہلیت۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴۔ ابتدائی گروپ کو توسیع دے کر اس میں دوسری اہم جماعتوں کے افراد کی شرکت کو یقینی بنانے کی اہلیت۔

۵۔ منظم اور نتیجہ خیز جلسے کرنے اور ان کی رہبری کرنے کی صلاحیت۔

۶۔ منصوبہ بندی کے دوران اور اسکے بعد ''اتحاد'' کے تسلسل کو قائم رکھنے کی اہمیت۔

سماجی کارکن بحثیت منصوبہ کار:

سماجی کارکن کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس امر کو یقینی بنائے کہ یہ لائحہ عمل اس مخصوص معاشرے کی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ میسر وسائل کے دائرہ کار میں ہو۔ دوسرے الفاظ میں سماجی کارکن کا فرض ہے کہ وہ معاشرہ کو اس کی ضروریات اور وسائل دونوں سے آگاہ کرے۔

Resources یعنی وسائل کا اندازہ کئی طریقہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ رسمی محاسبوں کے ذریعے سرکاری اندراجات کے ذریعے یا ایسے لوگوں سے غیر رسمی بات چیت کے ذریعے جو اس سلسلے میں معلومات رکھتے ہوں۔ آخر میں سماجی کارکن کو چاہیے کہ وہ معاشرتی گروہ کو ایک ایسا منصوبہ تیار کرنے میں مدد کرے جو اس بات کی تشریح کرے کہ کیا کام کرنا ہے۔ کس کے ذریعے کرنا ہے اور کب کرنا ہے۔ ان تفصیلات کی تفہیم و تحریر کے بغیر ان پر عمل کرنا بہت مشکل ہے۔

موثر منصوبہ بندی کے لیے سماجی کارکن کو مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہونا چاہیے۔

۱۔ رسمی منصوبہ بندی کے لیے معاشرتی گروپ کی ہمت افزائی کی اہلیت۔

۲۔ ضروریات اور وسائل کا اندازہ لگانے کے طریقے کار کا علم۔

۳۔ مخصوص اور حقیقت پسندانہ مقاصد کی ترتیب دینے کی اہلیت۔

۴۔ واضح ذمہ داریوں اور اوقات کار کے ساتھ منظم لائحہ عمل بنانے کی صلاحیت۔

سماجی کارکن بحثیت معلوماتی ماخذ:

منشیات کے مسئلے کے حل کے سلسلہ میں معاشرہ کی مدد حاصل کرنے اور ایک تنظیمی شکل دینے کے لیے سماجی کارکن کا معلومات کے حصول اور فراہمی میں ایک ہی کلیدی کردار ہے۔ سب سے پہلے معاشرتی کردار کی تعلیم کے لیے سماجی کارکن کو نشے کے استعمال، اس سے تحفظ کی تدابیر اور معالجاتی ذرائع کے بارے میں مطلوبہ لٹریچر فراہم کرنا ہوگا۔ اس کے بعد سماجی کارکن اس کو وسیع تر پیمانے پر آگے بڑھائے گا اور اس لٹریچر کی مزید فراہمی اور تقسیم کے ذریعہ عوام الناس کو آگاہ کرے گا اور آخر میں سماجی کارکن کو چاہیے کہ وہ مطالعاتی مواد اور حالیہ مطبوعات کی مستقبل فراہمی کے ذریعے قائدین معاشرے کو آگاہ رکھے اور ان سوالات کے جوابات دینے کے لیے تیار رہے اور معاشرے کی تعلیم میں عملی حصہ لے۔ اس لیے سماجی کارکن کو مندرجہ ذیل خصوصیات کا حصول ضروری ہے۔

۱۔ منشیات، ان کے ناجائز استعمال تحفظ اور علاج کے بارے میں دستیاب مواد کے متعلق ضروری معلومات رکھنا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۔ مختلف نوعیت کی آبادیوں کے لیے مختلف قسم کے تعلیمی مواد کی تلاش اور جائزہ۔

۳۔ منشیات ان کے ناجائز استعمال، تحفظ اور علاج کے بارے میں سوالوں کے جواب سہل اور سلیس زبان میں دینا جو آسانی سے سمجھ میں آسکیں۔

۴۔ معاشرے کے مختلف طبقوں سے مقررانہ انداز میں گفتگو کرسکنے کی صلاحیت۔

۵۔ خود کو منشیات کے جائز اور ناجائز استعمال کے رجحانات اور اس سلسلے میں کی گئی معاشرتی تحفظاتی اور معالجاتی کوششوں سے اپنے آپ کو آگاہ رکھنا۔

سماجی کارکن بحیثیت ممبر معالجاتی جماعت:

معالجاتی کارکن ٹیم کے فرد کی حیثیت سے سماجی کارکن کے بہت بہت سے فرائض ہیں۔جن میں سے اکثر جانے پہچانے ہیں۔اوّل تو یہ کہ سماجی کارکن کا عادی افراد کو علاج کی ترغیب دینے میں ایک کلیدی کردار ہے۔یہ کام خود عادی فرد کو علاج پر مائل کر کے کیا جاسکتا ہے۔یا بلواسطہ طور پر ان کے خاندان کے تعاون سے عادی افراد کی ہمت افزائی کی جاسکتی ہے۔

دوسرے یہ کہ سماجی کارکن کو ہر مریض کی ضروریات کا صحیح اندازہ کر کے اس کے لیے ایک معالجاتی اور بعد از بحالی منصوبہ تیار کرنا چاہیے۔اس کام میں سماجی کارکن کی تربیت اور تجربہ کا پورا استعمال ہوتا ہے اور یہ اہلیتیں نفسیاتی سماجی مسائل کے حل میں بہت اہمیت رکھتی ہیں اور آخر میں سماجی کارکن کو تارکین منشیات کی مسلسل بعد از بحالی مدد میں ایک مرکزی کردار ادا کرنا چاہیے۔معالجاتی ٹیم کا ایک مفید اور موثر ممبر ہونے کے لیے سماجی کارکن کو مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہونا چاہیے۔

۱۔ عادی افراد اور ان کے اہل خاندان کا اعتماد اور احترام حاصل کرنے کی اہلیت۔

۲۔ ''خطرہ کی زد'' والے اشخاص کی شناخت کرنے اور انہیں قبل از وقت مدد حاصل کرنے پر مائل کرنے کی اہلیت۔

۳۔ عادی افراد کو معالجہ کی ترغیب دینے کی صلاحیت۔

۴۔ ایک ایسا نفسیاتی سماجی تجزیہ کرسکنے کی اہلیت جس میں خاندان اور معاشرہ کے حالات کی ذاتی معلومات بھی شامل ہوں۔

۵۔ ہر مریض کی نفسیات کے مطابق اس کے معالجہ اور بعد از بحالی توجہ کا منصوبہ تیار کرسکنے کی اہلیت۔

۶۔ ترکِ منشیات افراد کی معاشرہ میں بحالی کے بعد ان کے دوران اور ان کے خاندان کے لیے ضروری امداد کی فراہمی کا تسلسل قائم رکھنے کی اہلیت۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

''خطرہ کی زد'' میں خاندان:

پاکستان میں چند خاندانی حالات یا وجوہات ایسی بھی ہیں جو کہ ''خطرہ کی زد'' کی آتی ہیں۔ جیسے

۱۔ سرپرست سے محروم خاندان

۲۔ ایک سے زیادہ شادی کرنے والے خاندان/طلاق/علیحدگی

۳۔ سخت گیر والدین

۴۔ والدین کی تربیت سے غفلت

۵۔ معاشی تنگدستی

۶۔ فیشن یا Status Col

۷۔ سڑکوں پر موجود لاتعداد بچے

۸۔ خانہ بدوش

۹۔ جسم فروشی خاندان

ایسے مندرجہ بالا تمام خاندانوں کو مرکزِ نگاہ بنا کر ان کے ساتھ ملکر احتیاطی تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں تا کہ نشے کی عادت اس لامحدود دائرہ کو مختصر کیا جاسکے۔

احتیاطی تدابیر

اس حوالے سے تین باتیں بڑی اہم ہیں:

۱۔ مریض کا علاج بیرونی مریض کی حیثیت سے ہو یا اسپتال میں داخل ہو کر علاج کے لئے کتنا وقت درکار ہے۔

۲۔ علاج سے ساتھ ساتھ طبی مسائل بھی ہوتے ہیں جنہیں توجہ دینا ضروری ہے جیسے نفسیاتی و ذاتی مسائل بھی توجہ طلب ہوتے ہیں۔

۳۔ مریض کو مسلسل امداد جو مریض کو علاج کے بعد درکار ہوتی ہے تا کہ وہ منشیات کی طرف واپسی سے محفوظ رہ سکے۔

بعد از علاج خدمات

سماجی کارکن کی آخری ذمہ داری مسلسل امداد کی فراہمی ہے۔ ان مریضوں کے لیے جو علاج کے بعد دوبارہ معاشرہ میں داخل ہوئے ہیں یہ کہا جاسکتا ہے کہ سماجی کارکن کی تمام ذمہ داریاں اہم ہیں لیکن اس سے زیادہ اہم کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ایسا موقع ہے جب اس کی ساری محنت رائیگاں جاسکتی ہیں۔

پاکستان میں سماجی تکمیل اور بحالی خدمات نہ ہونے کے برابر ہیں اس کے لیے سماجی کارکن کو چاہے کہ اس نازک موقع پر وہ خاندان اور معاشرہ کی مدد سے یہ درخواست کرنی چاہیے کہ اس نازک موقع پر وہ خاندان اور معاشرے کی مدد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے وہ سہولتیں دوستوں اور افراد خاندان سے یہ درخواست کرنی چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت مریض کی واپسی پر اس کے ساتھ گزاریں تاکہ وہ اپنے سابق نشہ باز دوستوں سے نہ مل سکے۔ اسے مصروف رکھنے کے لیے کام بھی مہیا کیا جانا چاہیے۔ دوستوں اور عزیزوں کو چاہیے کہ وہ اسے مستحکم اور مستقبل مزاج رہنے کی تلقین کریں اور مایوسی کو پاس نہ آنے دیں۔

تارکِ منشیات افراد کو علاج کے بعد معاشرہ میں باز رفت کے وقت بہت سی پیشہ ورانہ اور تفریحی سہولیات درکار ہوتی ہیں۔ انہیں مشاورت اور علاج کی ضرورت بھی ہوسکتی ہے اور بعض ایسے مسائل پیش آسکتے ہیں جو سماجی کارکن خود حل نہیں کرسکتا لیکن اہم بات یہ کہ مریض کو اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ مشیر کی حیثیت سے سماجی کارکن وہ سب کچھ کرے گا جس کی اس میں استطاعت ہے اس قسم کی مدد سے مریض کو یقین اور بہتر زندگی کی امید پیدا ہوتی ہے۔

نشہ اور خاندان

منشیات کے پھیلاؤ کے کئی اسباب ہیں جس میں سرفہرست شعور اور آگہی کی کمی بھی ہے۔ بہت عرصے تک گھر والوں کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ان کا بیٹا یا بھائی یا شوہر کسی نشے کا عادی ہے۔ نشے کو عموماً جان لیوا بیماری نہیں سمجھا جاتا۔ حالانکہ علاج نہ ہونے کی صورت میں زیادہ مقدار کے سبب مریض کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ مریض کے لواحقین ہر حربہ استعمال کرتے ہیں۔ اسے لالچ، خوف، شرمندگی اور تشدد سے راہِ راست پر لانے کی کوشش کرتے ہیں مگر ان کی تمام کوششیں غیر سائنسی ہونے کی وجہ سے بار آور نہیں ہوتی۔ ان سے مریض شہہ پاکر، ہمدردی حاصل کر کے یا غصے میں نشہ بڑھا دیتا ہے۔ نشے کی مقدار میں کمی بیشی سے مریض کا مزاج جوار بھاٹا بن جاتا ہے۔ جب کچھ بہتری ہو تو گھر والے سمجھتے ہیں کہ مریض سدھر گیا ہے۔ قریبی لوگ جنہیں مریض کے نشے کا سب سے زیادہ دکھ ہوتا ہے۔ اکثر نشہ بڑھانے کا سامان کرتے ہیں۔ مریض کے قرضے اُتارنا، غیر موجودگی کے بہانے بنانا اور نقصان پہنچنے کے خدشے سے اس کی چوکیداری کرنا۔ اسے نشے کی راہ پر مزید پختہ کر دیتا ہے۔ مریض اس خام خیالی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس کے نشے سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ لواحقین اس کا پیدا کردہ بگاڑ خود اسے جھیلنے نہیں دیتے۔ جب مریض نشے میں دھت ہوتا ہے تو اہل خانہ اس پر برس پڑتے ہیں۔ مریض حواس سے بے گانہ اور اس کا دماغ زہریلے مادوں کے زیرِ اثر ہوتا ہے۔ اس لیے وہ ان کی بات سمجھ نہیں سکتا خود بھی غصے میں آجاتا ہے۔ جس سے گھر والے تشدد پر اُتر آتے ہیں۔ مریض کو ہوش میں آنے کے بعد تشدد کی باقیات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور غصے میں بدلہ لینے کی غرض سے نشے کی مقدار بڑھا دیتا ہے۔ غرض یہ کہ اس کو نکھارنے اور سدھارنے کی کوششیں مزید بگاڑ کا سبب بنتی ہیں۔

بعض اوقات وہ اس جسمانی بیماری کو جادو ٹونے ٹوٹکوں کی نذر کر دیتے ہیں اور اپنے محدود ناکام تجربات کی بناء پر اسے لاعلاج قرار دیتے ہیں۔ مریض کو جسمانی تکالیف ہوتی ہیں ان سے بچانے کے لیے اس کی موت کی دُعا مانگنے پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مجبور ہو جاتے ہیں یا اس سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔

جب کوئی شخص منشیات کا عادی ہو جاتا ہے تو اس بیماری کی بدولت اس کے کردار کے جذباتی و معاشی اثرات یقینی طور پر اس کے خاندان پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ منشیات اور اس کی عادت کے بارے میں کم علم ہونے کی وجہ سے خاندان کے افراد بعض اوقات اس میں اضافے کا باعث بنتے ہیں اور خاندانی رشتوں کی بدولت یہ اثرات بہت گہرے ہوتے ہیں۔

نشے کی عادت کے مختلف مراحل ہوتے ہیں جس میں کبھی کبھار نشہ کرنا، نشے کا باقاعدہ استعمال اور نشے کی دائمی غلامی شامل ہے۔ اسی طرح خاندان کے ردعمل بھی مختلف ہوتے ہیں۔ تمام خاندان جملہ مراحل سے نہیں گزرتے مگر اس کے باوجود منشیات کے عادی افراد کے خاندان کچھ مشترکہ علامات بھگتتے ہیں۔ ایک صحت مندانہ زندگی اور آسودہ تعلقات کی بحالی اس وقت ممکن ہے جب منشیات کے تدارک کی تدابیر نشے کی عادت کے ابتدائی مراحل میں بروئے کار لائی جائیں۔

اگر کوئی خاندان نشے کی ابتدائی علامات سے واقف ہو تو پھر وہ دائمی اور لاینحل مسائل کے سر اُٹھانے سے قبل اس کے ابتدائی مراحل میں اس کے تدارک کے لیے کچھ تدبیر بروئے کار لا سکتے ہیں۔

خطرے کی بعض بنیادی علامات میں کچھ جسمانی علامات ہیں اور کچھ کردار کی تبدیلیاں شامل ہوتی ہیں:

جسمانی علامات

- صفائی ستھرائی سے لاپروائی
- بے وقت ہونا
- وزن میں کمی
- بھوک میں اچانک اضافہ ہو جانا
- عمومی گرتی ہوئی صحت
- غیر واضح گفتگو، غیر متوازن چال
- قبض کی شکایت رہنا ۲

کردار میں تبدیلیاں

- کام/اسکول سے غیر حاضری
- ساتھیوں/ دوستوں کے ساتھ چپقلش
- نظم وضبط کا فقدان
- چڑچڑا پن یا اچھے موڈ سے برے موڈ میں اچانک تبدیلی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

- جھوٹ بولنا
- مقفل کمرے میں اکیلے وقت گزارنا
- نئے نئے دوست بنانا جو ظاہر میں کردار اور نیت میں بھی مختلف ہوں
- منشیات کے کلچر اور منشیات کی مارکیٹ سے زیادہ واقفیت
- منشیات میں استعمال ہونے والی اشیاء مثلاً سگریٹ، سگریٹ کی پنی، عجیب و غریب بسکٹ، پائپ، استعمال شدہ ماچس، انجیکشن / سرنج / بنڈل / کی موجودگی وغیرہ۔
- عجیب بو یا عجیب بو کو ختم کرنے کے لیے مختلف چیزوں مثلاً اگربتی یا خوشبویات کا استعمال۔ ۳

جب کسی خاندان کو پہلی بار علم ہوتا ہے تو نشے کے مرتکب شخص کے خلاف ان کا ردعمل غیض و غضب اور دھمکیوں کا ہوتا ہے اور نشہ کرنے والے کو کمرے میں بند بھی کر دیتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہر خاندان میں ایک نہ ایک مہربان اور شفیق شخص ایسا بھی ہوتا ہے جو نشے کے مرتکب شخص سے ایک مختلف نقطۂ نظر اور شیریں اندازِ بیان میں بات چیت کرتا ہے اور اس سے ہمدردانہ رویہ اختیار کرتا ہے۔ مثلاً ماں یا بیوی، جو اس کی حمایت کرتی ہیں۔ اسے بچاتی ہیں اور اس کے ساتھ اس کو نشے کے لیے چوری چھپے مالی امداد بھی فراہم کرتی ہیں۔

---

۲ پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ، اسلام آباد ''منشیات سے متعلق معلوماتی کتابچہ'' ۱۹۸۶ء، ص ۴۔

۳ ایضاً، ص ۵

اس مرحلے میں اہل خانہ منشیات کی عادت کو چھپاتے ہیں کہ یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔ مریض کی گرتی ہوئی صحت اور بگڑتے ہوئے کردار کی بدولت سخت شرمساری محسوس کرتے ہیں اور ایک احساس جرم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس جرم کی پردہ پوشی کے خیال سے خاندانی اور معاشرتی روابط کم کر دیتے ہیں اور مریض کی کرداری اور ظاہری شکل کو مختلف بہانوں سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس کیفیت میں وہ مندرجہ ذیل اقدامات کرتے ہیں:

- منشیات استعمال کرنے والے کا خاندان مریض کو نشے سے باز رکھنے کے لیے جو ان سے ہو سکتا ہے، وہ کرتے ہیں۔ مریض گھر والوں کے اعتماد کو بحال کرنے کے لیے علاج کرانے پر راضی ہو جاتا ہے لیکن آگے چل کر اس سے منحرف ہو جاتا ہے۔
- مریض کو ایسے متبادل نشے کے استعمال کی تجاویز جو کم خطرناک ہو، عموماً دی جاتی ہیں۔ مثلاً چرس، نیند آور گولیاں اور شراب وغیرہ۔ یہ اشیاء بھی خطرات سے لبریز ہیں اور ان کا استعمال اسے ان کا عادی بنا سکتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

- مریض کو یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی ملازمت، کام، پڑھائی یا ادارہ تبدیل کر لے یا شادی کر لے یا پھر رہائش بدل دے یا کسی بیرونِ ملک بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ اقدامات جگہ تو بدل دیتے ہیں لیکن منشیات کے مسئلے کا حل نہیں۔

بار بار کی عہد شکنی سے خاندانی اکائی غیر مستحکم اور کمزور ہو جاتی ہے۔ خاندان کے افراد مایوس اور دل شکستہ ہو جاتے ہیں اور نشے کے مریض کو لاعلاج سمجھ کر اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں اور نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ نشے کے مریض کو نشے کی بدولت مالی مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ پھر وہ نشہ پورا کرنے کے لیے غیر قانونی کام شروع کر دیتا ہے۔ منشیات کا عادی فرد دشمنی اور جارحیت پر بھی تل سکتا ہے۔ جن افراد کے ساتھ اس کے انتہائی قریبی رشتے ہیں، وہ ان کے ساتھ ہاتھا پائی تک کر سکتا ہے۔ اکثر خاندان والے اپنے آپ کو اس نشہ کا ذمہ دار تصور کرتے ہوئے مایوسی، ناکامی اور ادھورے پن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ خود بھی مختلف ذہنی و نفسیاتی عوارض کا شکار ہو سکتے ہیں۔

اہلِ خانہ مریض کے احساسِ جرم کو استعمال میں لا کر اس میں تبدیلی لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً ''اگر تمہیں ہم سے محبت ہوتی''۔ اگر منشیات کا عادی فرد شادی شدہ ہے تو اس کا دوسرا ساتھی ازدواجی تعلق کو توڑ سکتا ہے۔

وہ خاندانی تعلقات جو بہت گرمجوش اور خوش آئند تھے، وہ حریفانہ، جارحانہ اور متذبذب ہو جاتے ہیں۔ افرادِ خانہ کے تعلقات محدود ہو جاتے ہیں۔ منشیات کا عادی فرد والدین میں سے ہے تو گھرداری کی ذمہ داری بوجھ بن جاتی ہے اور وہ مسلسل ذہنی تناؤ میں رہتے ہیں۔

منشیات کا استعمال انہیں ناقابلِ اعتبار بنا دیتا ہے اور بحیثیت شوہر یا بیوی کے ان کا گھر میں کردار غیر مؤثر ہو جاتا ہے۔ ایسے میں دوسرے ساتھی پر خاندان کے استحکام (معاشی اور خاندانی تعلقات) کی ذمہ داری آ جاتی ہے۔ منشیات کے عادی فرد کو اس کے مرکزی کردار سے الگ تھلگ کر دیا جاتا ہے۔ منشیات کے عادی فرد کی نشہ کی حالت کو ممکنہ حد تک نظر انداز کیا جاتا ہے یا پھر اس کو خاندانی سرگرمیوں میں اس وقت حصہ لینے دیا جاتا ہے جبکہ وہ سنجیدہ اور اچھے رویے کے ساتھ موجود ہو۔

اہلِ خانہ کی آخری کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح کمزور اور نازک سا استحکام خاندان کے مابین پیدا کر لیا جائے یا پھر اس مسئلے سے ایک بار ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نمٹ لیں۔ بعض خاندانوں میں، بعض جوڑے علیحدگی کے لیے سنجیدہ ہو جاتے ہیں۔ بعض والدین اپنے بیٹے یا بیٹی کو گھر سے بے دخل کرنے کے بارے میں سوچتے ہیں۔ بعض منشیات کے عادی شخص کو لمبے عرصے کے لیے کسی مرکز ترکِ منشیات میں داخل کرانے کی کوشش کرتے ہیں یا تھانے کے عملے سے درخواست کی جاتی ہے کہ منشیات کے عادی فرد کو کسی طرح جیل بھجوا دیں۔

نشے کے مریض کے لیے چونکہ نشہ کرنا ہی جینے کا واحد مقصد بن جاتا ہے کیونکہ مندرجہ بالا بیان کی گئیں تمام کیفیات اس کے لیے دکھ درد کا باعث ہوتی ہیں۔ نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ خاندان والوں کے لیے نشہ کا مریض

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ناقابل برداشت ہوجاتا ہے۔ منشیات کے استعمال کو ترک کرنے کے لیے ہمت، حوصلہ اور ارادہ چاہیئے۔ خاندان کی پشت پناہی چاہیئے اور اس کے ساتھ ساتھ محرومی، مایوسی، تذبذب اور خوف سے نمٹنے کے لیے زیادہ صحت مندانہ اور عاقلانہ اقدامات کرنے چاہئیں۔ منشیات کے نتائج کا مردانہ وار مقابلہ کرنا ہی بحالی کی جانب پہلا قدم ہے۔

خاندان کا کردار

خاندان کے استحکام میں دراڑیں پڑتی ہیں تو اس مرحلے پر خاندان کا کوئی بھی فرد پیشہ ورانہ امداد قبول کرنے کے لیے تیار ہوجاتا ہے۔ اگر امداد کی نوعیت صحیح اور بھرپور ہو تو امید کی شمع دوبارہ روشن ہوسکتی ہے۔ اگر اس کے برخلاف ہے تو وہ صورتحال کے تقاضے پورے نہیں کرسکتی جس کے نتیجے میں خاندان ریزہ ریزہ ہوسکتا ہے۔

خاندان کو جدید استحکام کے لیے کچھ عرصہ چاہیئے جو اتنا ہی نازک اور فیصلہ کن ہے جتنا کہ ابتدائی مراحل ہیں۔ بعض اوقات خاندانی بکھراؤ نشے کے مریض کو علاج کے لیے رضامند کرسکتا ہے لیکن اس کی رفیق حیات کی طرف سے علیحدگی کی دھمکیاں، بیٹیوں کو گھر بار کرنے کی باتیں اگر نیم دلی سے کی جائیں گی تو اکثر اوقات اچھے اثرات کے بجائے نقصان دہ بھی ثابت ہوسکتی ہیں۔

خاندان پیشہ ورانہ امداد قبول کر بھی لے، اس کے باوجود نشے کا مریض نشے سے پاک زندگی گزارنے اور اپنی ذمہ داریوں کو دوبارہ سنبھالنے کے لیے، جن کو وہ نشہ استعمال کرنے کے عرصے میں بھلا چکا تھا، کٹھن اور مشکل وقت سے گزرنا پڑتا ہے۔ منشیات کے مسائل گھمبیر اور ہمہ جہت نوعیت کے ہوتے ہیں۔ تمام مسائل نشے کے مریض کی عادت، نشہ کو چھوڑنے کے ساتھ ختم نہیں ہوتے۔ نشے کے مریض کا کردار اور شخصیت وقت کے ساتھ ساتھ نارمل ہوجاتی ہے لیکن وہ ایک مثالی شخص کی شخصیت اور کردار میں تبدیل نہیں ہوسکتا جس کی خاندان آس اور امید لگائے بیٹھا ہے۔

خاندان کے قریبی افراد نشے کی غلامی کے خاتمے کے لیے کامیاب اور بارآور مداخلت کرسکتے ہیں۔ پہلے تو صورتحال کے مطابق اور اس کے بہتر تفہیم کے لیے نشے کی عادت کے مختلف مراحل کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ پھر ان اقدامات پر غور کریں۔

- اپنی گفتگو کی منصوبہ بندی کریں۔ اور اپنے پرسکون ہونے کا انتظار کریں۔ منشیات کے موضوع پر گفتگو کے لیے موزوں وقت کا انتخاب کریں۔ اگر وہ نشے میں ہے تو اس کے اثرات زائل ہونے کا انتظار کریں۔
- منشیات کے استعمال کے بارے میں اپنی آگاہی اور اپنی تشویش کے بارے، میں سکون لیکن سختی کے ساتھ اختلاف کی بنیادی وجہ بتائیں اور نشے کے مریض سے پوچھیں کہ وہ منشیات کے استعمال کے بارے میں کیا محسوس کرتا ہے۔ اس شخص کی نہیں، اسکے کردار کی تردید اور تکذیب کریں یعنی منشیات کے استعمال کو بات چیت کا مرکزی موضوع بنائیں۔
- اگر جاری و ساری قواعد توڑے پھوڑے جاچکے ہیں تو پھر پہلے سے مرتب کردہ نتائج نافذ کریں اور اس امر کو یقینی بنائیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ نتائج منشیات کے استعمال سے مربوط ہوں۔

- نشے کے مریض کے کسی عزیز یا دوست کو اس بات کی اجازت نہ ہو کہ وہ اس کے نشے کی عادت کی ذمہ داری قبول کرے۔
- تبلیغ کرنا، نصیحت کرنا اور طعنہ زنی کبھی بھی اثر نہیں رکھتی بلکہ نقصان دہ ہیں۔ نشے کے مریض کا اخلاقی محاسبہ اس کے جرم میں اضافہ کرتا ہے اور اس سے فرار کے لیے وہ پھر نشے کی جانب رجوع کرتا ہے۔
- ایسے لوگوں کے ساتھ صلاح ومشورہ جنہیں نشہ چھڑوانے کی خصوصی تربیت حاصل ہے، مثلاً ماہر نفسیات، سماجی کارکن اور مرکز بحالی سے جڑے پیشہ ور افراد نشہ کے مریضوں کے متصادم کرداروں سے نمٹنے کے لیے آپ کی اہلیت اور قابلیت بڑھا سکتے ہیں۔
- مریض کی جگہ اس کی ذمہ داری نبھانا، لوگوں کے سامنے بہانے کرنا، اس کی بیماری کو راز بنانا، ایسے موقعوں پر مریض سے دور رہنا جب نشے کے استعمال کی وجہ سے اسے شرمندگی کا سامنا ہو، مریض کو شہہ دینے کے مترادف ہے۔ جب بحرانوں کی آنچ مریض تک پہنچتی ہے تب ہی وہ نشہ چھوڑنے کا فیصلہ کرتا ہے۔
- یہ دنیا کی واحد بیماری ہے جسے چالاک اور عیار بیماری کا نام دیا گیا ہے۔ نشے سے تحفظ کی ضرورت اس وقت تک ہوتی ہے جب تک نشے سے نجات کے فوائد مریض تک پہنچنا شروع نہ ہو جائیں۔ یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کے لیے مفید کوششیں نہ کی جائیں۔ خاندان کا تعاون، خاندان کی شعوری کوششیں اور اس بیماری کے بارے میں درست علم اور پھر درست اقدامات ہی فوائد کی ضمانت ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلمانوں میں فلسفیانہ رُجحانات کی ابتداء۔ جائزہ

ڈاکٹر شیما ربانی
اسسٹنٹ پروفیسر
پی ای سی ایچ ایس گورنمنٹ کالج برائے خواتین، کراچی

Abstract

Philosophy is a mental faculty that enables human being to understand the Nature and discover relevance of the Universe for humanity . The history of philosophy can be divided in four distinct eras , viz: Greek period, modern Greek period, Middle Ages and Modern world.

Islamic philosophy developed on the foundations of the Greek ideas and contribution. It started with the translation of the Greek philosophical works in the muslim state ; in the first century of the Hijra , in umayyad period. Abbasised took it to the climax and this philosophical mindset dominated mamoon ur rasheed caliphate era.

The trend generated different schools of thought and diversions in the views about the religious matters divided muslims in various religious groups viz: suuni, shia,motazila,murjia ,jabria etc.

Progress of philosophy in muslims may be divided in four eras. First was period emergence of ' ilm ul kalam ". second was days of ' Ashaira" in ' ilm ul kalam". Third was period of development of 'ilm ul kalam ' in spain,and the last was in seventh century of Hijra

© rasailojaraid.com